آیاتہا ۵ سورۃ اللہب مکیۃ ۱۱۱ رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ ۝۱ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَ مَا كَسَبَ ۝۲ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝۳ وَّ امْرَاَتُهٗ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝۴ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝۵

"ٹوٹ جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ و برباد ہو گیا۔ کوئی فائدہ نہ پہنچایا اسے اس کے مال نے اور جو اس نے کمایا۔ عنقریب وہ جھونکا جائے گا شعلوں والی آگ میں۔ اور اس کی جورو بھی، بدبخت ایندھن اٹھانے والی۔ اس کے گلے میں مونج کی رسی ہوگی"۔

ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ سورۃ تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔

ابن مردویہ نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

امام ابونعیم رحمہ اللہ نے دلائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ ابولہب کفار قریش میں سے تھا۔ یہاں تک کہ وہ اس وقت شعب (ابی طالب) سے نکل آیا۔ جب قریش نے آپس میں ایک دوسرے کی معاونت کی، یہاں تک کہ انہوں نے ہمیں شعب میں محصور کر دیا اور اس نے ان کی مدد کی۔ جب ابولہب شعب سے باہر آیا اور ان کی مدد کی۔ تو جب وہ اپنی قوم سے علیحدہ ہوا تو وہ ہند ابنت عتبہ بن ربیعہ سے ملا اور کہا: اے عتبہ کی بیٹی! کیا لات اور عزیٰ نے تیری مدد کی ہے؟ اس نے جواب دیا: ہاں۔ اگر اللہ تعالیٰ تجھے جزائے خیر دے اے ابوعتبہ! اس نے کہا: بے شک محمد (ﷺ) ہمیں ایسی چیزوں کے بارے ڈراتے ہیں جنہیں ہوتا دیکھتے ہیں۔ وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ موت کے بعد ہوں گی۔ وہ کیا ہے۔ اس کے باوجود کہ کام میرے ہاتھ میں ہے۔ پھر اس نے اپنے ہاتھوں میں پھونکا۔ پھر اس نے کہا: تم دونوں کے لیے ہلاکت اور بربادی ہے۔ میں تم دونوں میں وہ شے دیکھ رہا ہوں جو محمد (ﷺ) کہتے ہیں۔ پس تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ نازل ہوئی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم تین سال تک گھاٹی میں محصور رہے اور ہم سے خوراک کا ساز و سامان روک لیا گیا۔ یہاں تک کہ ہم میں سے کوئی آدمی خرچہ لے کر نکلتا تھا، تو کوئی اس سے چیز بیچتا نہ تھا۔ یہاں تک کہ وہ واپس لوٹ آتا۔ یہاں تک کہ ہم میں سے کئی ہلاک ہو گئے۔(1)

امام سعید بن منصور، بخاری، مسلم، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، ابونعیم اور بیہقی رحمہم اللہ نے دلائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ وَ اَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ

1۔ دلائل النبوۃ از ابونعیم، جلد 1، صفحہ 95، عالم الکتب بیروت

وَرَهْطَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ تو حضور نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے اور صفا پہاڑی پر چڑھے اور ندا دی: یا صباحاہ۔ پس سارے لوگ آپ کے پاس جمع ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر میں تمہیں یہ بتاؤں کہ اس پہاڑی کے پیچھے سے گھڑسواروں کا ایک دستہ آرہا ہے تو کیا تم میری تصدیق کرو گے؟ انہوں نے جواب دیا: ہمیں آپ کے بارے جھوٹ کا تجربہ نہیں ہے۔ تو پھر آپ نے فرمایا: بے شک میں تمہیں آگاہ کر رہا ہوں کہ میرے سامنے شدید عذاب ہے۔ تو ابو لہب نے کہا: تیرے لیے بربادی ہو کیا تو نے اس لیے ہمیں جمع کیا ہے؟ پھر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ تو یہ سورت نازل ہوئی۔ تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ۔ (1)

امام ابن منذر اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ تَبَّتْ کا معنی ہے خسرت یعنی ابولہب کے دونوں ہاتھ ہلاک اور برباد ہو جائیں۔

امام ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ معنی بیان کیا ہے کہ تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ کہ ابولہب کے دونوں ہاتھ برباد ہو جائیں۔ وَّتَبَّ اور وہ ہلاک ہو گیا۔ (2)

امام عبد الرزاق، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہی معنی بیان کیے ہیں کہ ابولہب کے دونوں ہاتھ برباد ہو جائیں اور وہ ہلاک ہو گیا۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ ابولہب کو اس کے حسن کے سبب ابولہب کہا جاتا تھا۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بلاشبہ اچھی اور پاکیزہ ترین وہ خوراک ہے جو آدمی اپنی کمائی سے کھائے اور بلاشبہ اس کا بیٹا بھی اس کمائی میں سے ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی: مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ اور فرمایا: وَمَا كَسَبَ سے مراد اس کی اولاد ہے۔

امام عبد الرزاق رحمہ اللہ نے حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ کہا جاتا ہے کہ اس کے مال نے اسے کوئی فائدہ نہ پہنچایا اور جو اس نے کمایا اور اس کی اولاد بھی اس کی کمائی ہے۔ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا دونوں نے اسی طرح کہا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا ابولہب کے بیٹے عتبہ کے نکاح میں تھیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ نازل فرمائی۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی طلاق کے بارے اسے کہا۔ تو اس نے طلاق دے دی۔ پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ان سے شادی کی۔ (3)

امام طبرانی رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی

1۔ صحیح بخاری، جلد 2، صفحہ 743، قدیمی کتب خانہ کراچی
2۔ تفسیر عبد الرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 473 (3731)، بیروت
3۔ مجمع الزوائد، جلد 9، صفحہ 342 (5238)، دار الفکر بیروت

حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی شادی عتیبہ بن ابی لہب کے ساتھ ہوئی تھی اور حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی شادی اس کے بھائی عتبہ بن ابی لہب کے ساتھ ہوئی تھی۔ جب اللہ تعالیٰ نے سورہ لہب نازل فرمائی تو ابولہب نے اپنے دونوں بیٹوں عتیبہ اور عتبہ کو کہا: تم دونوں کے سر کے لیے میرا سر حرام ہے اگر تم نے محمد (ﷺ) کی بیٹیوں کو طلاق نہ دی۔ اور ان دونوں کی ماں بنت حرب بن امیہ نے کہا: اور یہی ایندھن اٹھانے والی تھی کہ تم دونوں انہیں طلاق دے دو۔ کیونکہ وہ دونوں صابی ہیں (یعنی انہوں نے دین بدلا ہوا ہے) چنانچہ ان دونوں نے انہیں طلاق دے دی۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن زید رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ابولہب کی بیوی حضور نبی کریم ﷺ کے راستہ میں کانٹے پھینکتی تھی۔ پس یہ سورت نازل ہوئی۔ تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ ۝ مَاۤ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَ مَا كَسَبَ ۝ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝ وَّ امْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ۔ جب یہ آیت نازل ہوئی اور ابولہب کی بیوی کو یہ خبر پہنچی کہ حضور نبی مکرم ﷺ تیری ہجو کرتے ہیں۔ تو اس نے کہا: وہ کیونکہ میری ہجو کرتے ہیں؟ کیا تم نے مجھے اس حال میں دیکھا ہے جس طرح محمد (ﷺ) نے کہا ہے کہ میں ایندھن اٹھاؤں گا اور میری گردن میں مونج کی رسی ہوگی پھر وہ کچھ وقت ٹھہر گئی۔ اور پھر آپ کے پاس آئی اور کہا: بے شک آپ کا رب آپ سے ناراض ہو گیا ہے اور اس نے آپ کو چھوڑ دیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے سورہ وَالضُّحٰى ۝ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۝ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَ مَا قَلٰى ۝ (الضحیٰ) تک نازل فرمائی۔ (1)

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن زید رضی اللہ عنہ سے وَّ امْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ کانٹے دار ٹہنیاں لاتی تھی اور رات کے وقت رسول اللہ ﷺ کے راستے میں پھینک دیتی تھی۔ (2)

امام ابن ابی الدنیا نے ذم الغیبۃ میں، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ مفہوم بیان کیا ہے کہ ابولہب کی بیوی چغل خوری کرتی تھی۔ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ اس کی گردن میں آگ کی رسی ہوگی۔ (3)

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے وَّ امْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ بعض لوگوں کی باتیں دوسرے بعض کی طرف منتقل کرتی تھی۔ اور فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ کے بارے فرمایا: کہ اس کی گردن میں رسی ہوگی۔ (4)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے حَمَّالَةَ الْحَطَبِ کا یہ مفہوم نقل کیا ہے کہ وہ چغلی اٹھاتی ہے اور قریش کے خاندانوں میں اسے لائی ہے۔

امام ابن جریر، ابن ابی حاتم اور ابن الانباری رحمہم اللہ نے المصاحف میں بیان کیا ہے کہ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ کے تحت کہا ہے کہ اس حَبْلٌ سے مراد جہنم میں لوہے کی زنجیر ہے جو ستر گز لمبی ہے۔ (5)

امام ابن الانباری رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ اس کی

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 14-413، داراحیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً

3۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 414 4۔ ایضاً 5۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 15-413

گردن میں کوڑی کی رسی ہوگی۔

امام ابن جریر، بیہقی نے دلائل میں اور ابن عساکر رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وَّامْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ کے تحت یہ بیان کیا ہے کہ وہ کانٹے دار لکڑیاں اٹھاتی تھی۔ اور حضور نبی کریم ﷺ کے راستے میں پھینک دیتی تھی تا کہ وہ آپ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام کو زخمی کر دے۔ کہا جاتا ہے کہ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ کا معنی ہے بات ادھر ادھر منتقل کرنے والی حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ فرمایا: یہ رسیاں مکہ مکرمہ میں ہوتی ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ مَّسَدٍ سے مراد وہ ڈنڈا ہے جو چرخی میں ہوتا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مَّسَدٍ سے مراد کوڑی کی وہ رسی ہے جو گلے میں ڈالی جائے۔(1)

امام ابن عساکر نے ایک سند کے ساتھ جس میں کدیمی ہے، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے مبعوث کیا گیا اور میرے چار چچے ہیں۔ پس ایک حضرت عباس رضی اللہ عنہ ہیں۔ ان کی کنیت ابوالفضل ہے اور ان کی اولاد کے لیے یوم قیامت تک فضل رہے گا۔ اور ایک حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ ان کی کنیت ابو یعلی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں ان کی قدر و منزلت کو بلند فرما دیا ہے۔ اور ایک عبدالعزیٰ ہے۔ اس کی کنیت ابولہب ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اسے جہنم میں داخل کر دیا ہے اور اس پر اسے خوب بھڑکایا ہے۔ اور ایک عبد مناف ہیں اور ان کی کنیت ابو طالب ہے۔ پس ان کے لیے اور ان کی اولاد کے لیے قیامت کے دن تک فضل و احسان اور رفعت و بلندی ہے۔(2)

امام ابن ابی الدنیا اور ابن عساکر نے حضرت جعفر بن محمد رحمہ اللہ سے اور انہوں نے اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ابولہب کی بیٹی درہ ایک آدمی کے پاس سے گزری۔ تو اس نے کہا: اللہ تعالیٰ نے میرے باپ کا ذکر اس کے نسب اور شرف کی وجہ سے کیا ہے اور تیرے باپ کو اس کی جہالت کی وجہ سے چھوڑ دیا ہے۔ پھر اس نے حضور نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔ تو آپ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا: کہ کوئی مسلمان کسی کافر کو اذیت نہ پہنچائے۔(3)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم سے یہ روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ درہ بنت ابی لہب ہجرت کر کے آئی۔ تو عورتوں نے اسے کہا: تو اس ابولہب کی بیٹی درہ ہے جس کے بارے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ تو اس نے اس کا ذکر حضور نبی کریم ﷺ سے کیا۔ تو آپ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا: اے لوگو! مجھے میرے اہل کے بارے میں اذیت نہ دی جائے قسم بخدا! میری شفاعت میری قرابت کے سبب پائی جائے گی یہاں تک کہ حکم، حاء، صدا اور سلہب (قبائل بھی) قیامت کے دن میری قرابت کے سبب اسے پائیں گے۔

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 15-413، (مفہوم) دار احیاء التراث العربی بیروت

2۔ تاریخ مدینہ دمشق، جلد 66، صفحہ 312، دار الفکر بیروت 3۔ ایضاً، جلد 67، صفحہ 172